سوال

(54)بخل، بزدلی اور عبادت میں سستی کا علاج

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فضائل اعمال کی کتاب فضائل ذکر کے باب سوئم فصل دوم کے تحت حدیث نمبر 5 کی تحقیق و تخریج درکار ہے یہ حدیث درج ذیل ہے۔

"عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللہ عَنْہُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ، وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ، فَلْيُكْثِرْ أَنْ يَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ يُنْفِقَانِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص رات کو مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو(کہ راتوں کو جاگنے اور عبادت میں مشغول رہنے سے قاصر ہو) یا بخل کی وجہ سے مال خرچ کرنا دشوار ہو یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو اس کو چاہیے کہ:

"سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ"

کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کی بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

"رواہ الفریابی والطبرانی واللفظ لہ وہو حدیث غریب ولا بأس باسنادہ إن شاء اللہ" (گل رحمن تخت بھائی ضلع مروان)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فریابی کی روایت (جس کا متن یہاں مذکور نہیں) کی سند المعجم الکبیر للطبرانی (8/263ح7877) میں مذکور ہے اور یہ سند عثمان بن ابی العاتکہ (ضعفہ الجمہور مجمع الزوائد 10/210)اور علی بن یزید الصبهانی۔

(ضعیف/تقریب التہذیب: 4817)کی وجہ سے ضعیف ہے۔

طبرانی والی روایت معمولی اختلاف کے ساتھ درج ذیل سند سے مروی ہے:

"حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن حمزة الدمشقي حدثني أبي عن أبيه ثنا حداد العذري مع ابن جابر عن العباس بن ميمون عن القاسم عن أبي أمامة" (المعجم الکبیر 8/228ح7795)

اس سند میں احمد بن یحییٰ بن حمزہ اپنے باپ سے روایت کرنے میں سخت مجروح ہے۔ (مثلاً دیکھئے لسان المیزان 1/650 الثقات لابن حبان ترجمۃ محمد بن یحییٰ 9/74)

ایک معاصر ابوالطیب نائف بن صلاح بن علی المنصوری نے شیوخ طبرانی پر جو کتاب لکھی ہے اس میں اسے "ضعیف صاحب مناکیر وغرائب" قرار دیا ہے۔

(ارشاد القاضی والدانی تراجم شیوخ الطبرانی ص180 رقم 214)

اس سند کے دوسرے راوی حداد العذری کی توثیق نامعلوم ہے۔

اس سند کے تیسرے راوی عباس بن میمون کی توثیق بھی معلوم نہیں۔

ثابت ہوا کہ یہ سند تین وجہ سے ضعیف ومردود ہے۔

دوسری سند:

المعجم الکبیر میں اس روایت کی دوسری سند بھی موجود ہے لیکن اس میں سلیمان احمد الواسطی راوی ہے۔ (ج8ص230ح7800 نیز دیکھئے مسند الشامیین 1/114ح 174 الترغیب لابن شاہین 1/180ح157)

سلیمان الواسطی جمہور کے نزدیک مجروح ہے اور ہیثمی نے فرمایا:

"وثقه عبدان وضعفه الجمهور" (مجمع الزوائد 10/94)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص پر "فیہ نظر" کہہ کر شدید جرح کی ہے۔ (دیکھئے التاریخ الکبیر 4/3)

ابن عدی نے فرمایا: میرے نزدیک وہ حدیثیں چوری کرتا تھا یا اس پر حدیثیں مشتبہ (گڈمڈ) ہو جاتی تھیں (الکامل 3/1140 دوسرا نسخہ 4/297)

تیسری سند:

یہ ضعیف ومردود سند شروع میں بحوالہ فریابی وطبرانی گزر چکی ہے۔

شواہد: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت الترغیب والترہیب للاصبہانی (ق762 مصورۃ الجامعۃ الاسلامیہ) میں ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ 6/484ح2714)

اس سند میں یوسف بن العنبس الیمانی نامعلوم ہے عکرمہ بن عمار اور یحییٰ بن ابی الکثیر دونوں مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے نیز عکرمہ کی یحییٰ سے روایت میں کلام ہے لہٰذا یہ سند چار وجہ سے ضعیف ومردود ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت (متن کے اختلاف کے ساتھ) مسند البزار (البحر الزخار 11/168ح490) اور مسند عبد بن حمید (641) وغیرہما

میں اسرائیل عن ابی یحییٰ عن مجاہد عن ابن عباس کی سند سے مذکور ہے۔

اس سند میں ابو یحییٰ القتات جمہور کے نزدیک ضعیف ہے (مجمع الزوائد 10/74)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مفہوم کی ایک روایت معجم الاسماعیلی میں مذکور ہے۔ (2/27،3ت342، نیز دیکھئے الصحیحہ للا لبانی 6/482ح2714)

یہ سند سفیان ثوری ثقہ مدلس کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لہٰذا سے وھذا اسناد صحیح "کہنا غلط ہے۔

شعب الایمان للبیھقی (ح607دوسرا نسخہ 599) میں سفیان ثوری کی متابعت حمزہ الزیات سے مروی ہے لیکن اس سند میں مہران بن ہارون بن علی الرازی کی توثیق نا معلوم ہے۔

یہی روایت اس متن کے بغیر مسند احمد (1/387ح367) وغیرہ میں مذکور ہے لیکن اس کی سند میں صباح بن محمد ضعیف ہے۔ (دیکھئے مشکوۃ المصابیح بتحقیقی: 4994)

خلاصۃ التحقیق یہ ہے کہ یہ مرفوع روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے۔

فائدہ عظیمہ:

محمد بن طلحہ بن مصرف الیمانی نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا:"

"عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰہَ قَسَمَ بَیْنَکُمْ أَخْلَاقَکُمْ، کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ أَرْزَاقَکُمْ, وَإِنَّ اللّٰہَ, عَزَّوَجَلَّ, یُعْطِی الدُّنیَا مَنْ یُحِبُّ، وَمَنْ لَایُحِبُّ, وَلَایُعْطِی الدِّینَ إِلَّالِمَنْ أَحَبَّ, فَمَنْ أَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّینَ فَقَدْ أَحَبَّہُ....."

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے درمیان اس طرح اخلاق تقسم فرمائے ہیں جس طرح تمھارے درمیان رزق تقسیم فرمایا ہے۔ اللہ جسے پسند کرتا ہے اسے مال دیتا ہے۔ اور جسے وہ پسند نہیں کرتا اسے بھی مال دیتا ہے اور ایمان صرف اسے ہی دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے پھر جب وہ کسی بندے کو پسند کرتا ہے اسے ایمان دیتا ہے تو جو شخص مال (خرچ کرنے) کے بارے میں بخل کرے (یعنی وہ ڈرے کہ خرچ کرنے سے مال ختم ہو جائے گا) اور دشمن کے خلاف جہاد کرنے سے ڈرے اور رات کو عبادت کرنے) تکلیف و مشقت محسوس کرے (یعنی اس میں مال خرچ کرنے اور رات عبادت میں گزارنے کا حوصلہ نہیں) تو اسے کثرت سے لاالہٰ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ اور سبحان اللہ پڑھنا چاہیے (المعجم الکبیر للطبرانی 9/229ح8990)

اس موقوف روایت کی سند محمد بن طلحہ (وثقہ الجمہور) کی وجہ سے حسن لذاتہ ہے، نیز زہیر بن معاویہ (الزہدلابی داوٗد 157) اور مالک بن مغول (حلیۃ الاولیاء 4/165) نے ان کی متابعت کر رکھی ہے لہٰذا یہ اثر صحیح ہے۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی موقوف کو صحیح قرار دیا ہے۔ (العلل 5/271سوال 872)

بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ موقوف روایت حکماً مرفوع ہے۔ واللہ اعلم (11/فروری 2013ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد3۔اصول، تخریج الروایات اوران کا حکم-صفحہ177

محدث فتویٰ